



سوال

فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی مل کر اجتماعی طور پر دعا کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تحوث العلمیہ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کی طرف سے اس سوال کا پہلے بھی جواب دیا جا چکا ہے جو کہ حسب ذیل ہے :

''عبادات توفیقی ہیں۔ لہذا عبادات کے اصل عدد کیفیت اور جگہ کے بارے میں کسی شرعی دلیل کی بنیاد پر ہی یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ مشروع ہے تو اس ضابطہ کی بنیاد پر جب ہم اس اجتماعی دعا کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت نہیں ہے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول یا فعل یا تقریر سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔ اور ساری خیر و برکت آپ کی سنت کی اتباع میں ہے اور اس مسئلہ میں قطعی دلائل سے ثابت ہے جو آپ کی سنت ہے اور جس کے مطابق آپ کے خلفاء راشدین حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمۃ اللہ علیہ نے عمل کیا وہ اجتماعی طور پر دعا کا نہ کرنا ہے اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت کے خلاف عمل کرتا ہے تو وہ مردود (عمل) ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

من عمل علیٰ علیہ امرنا فمردود

(صحیح مسلم کتاب الاقضیۃ باب نقض الاحکام الباطلہ۔۔۔ ح: 1718۔ و صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنتہ باب رقم: 20)

''جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا امر نہیں ہے تو وہ مردود ہے''

لہذا جو امام سلام کے بعد دعا کرتا ہے مقتدی اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور سب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا رکھے ہوتے ہیں۔ ان سے ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ اپنے اس عمل کے اثبات میں کوئی دلیل پیش کریں ورنہ یہ عمل مردود قرار پائے گا۔

اس اصولی بات کی وضاحت کے بعد اب ہم یہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا تھی؟ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ تھی کہ آپ سلام کے بعد تین بار پڑھتے۔ ((استغفر اللہ)) اور پھر پڑھتے:



((اللهم انت السلام وملك السلام تبارك يا ذا الجلال والاكرام))

(صحیح مسلم)

"اے اللہ! تو سلام ہے، تیری ہی طرف سے سلامتی ہے، بڑا برکت والا ہے تو! اے عظمت و جلال اور اکرام و احسان کے مالک " امام اوزاعی سے پوچھا گیا کہ استغفار کیسے کیا جائے۔؟ تو انہوں نے یہ فرمایا کہ بندہ یہ کہے:

استغفر اللہ استغفر اللہ (صحیح مسلم)

"میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔"

یہ مسلم ترمذی اور نسائی کی روایت ہے نسائی کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلاتہ (سنن نسائی)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ کہتے۔۔۔"

ابوداؤد کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد ان ینصرف من صلاتہ استغفر اللہ ثلاث مرات ثم قال: اللهم انت السلام (سنن ابی داؤد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے پھرتے تو تین بار ((استغفر اللہ)) پڑھتے اور پھر یہ پڑھتے ((اللهم انت السلام))

ابوداؤد اور نسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو یہ پڑھتے:

((اللهم انت السلام وملك السلام تبارك يا ذا الجلال والاكرام))

(صحیح مسلم)

مسلم میں وارد مولیٰ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک خط میں یہ بھی لکھوایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔

(لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذا الجور منك اية (صحیح بخاری))

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا یہ تمام ملک ہے اور اسی کے لئے تمام تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو چیز تو عطا فرمائے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت (تیری بکڑے) نہیں بچا سکتی۔"

مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے۔ جو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھا کرتے

